قاری شیر زمان صاحب

نظامِ اخلاق
قرآنِ حکیم کی روشنی میں

اخلاق سے کیا مراد ہے ؟ وہ کون سے فضائل ہیں جن کے اپنانے کی قرآنِ حکیم نے تلقین فرمائی ہے ؟ اور وہ کون سے رذائل ہیں جن سے دُور رہنے کی تاکید کی ہے ؟ انسانی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اخلاق کا کیا کردار ہے ؟ وہ کون سے اسباب ہیں جو دورِ حاضر میں اخلاقی اقدار کی پامالی اور عالمی مسائل کے ذمہ دار ہیں ؟ وہ کون سے محرکات اور عوامل ہیں جن پر ایک واقعی اور حقیقی اخلاقی نظام کی بنیادوں کو استوار کیا جا سکتا ہے ؟ یہ ہیں وہ چند گزارشات، جنہیں اس مختصر مقالے میں پیش کرنا مقصود ہے۔

اخلاق خُلق کی جمع ہے۔ لفظ خُلق کا مفہوم اور لفظ خَلق سے اس کا فرق و امتیاز بیان کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں :

"خلق ہیئت و شکل انسانی کے ساتھ خاص ہے اور محاسنِ خلق کا مشاہدہ نگاہ کرتی ہے اور خلق کا لفظ عادت اور خصلت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور محاسنِ خلق کا احساس بصیرت سے ہوتا ہے"

امام غزالی نے لفظِ خلق کی تشریح کرتے ہوئے کہا ہے :

"خلق نفس کی اس ہیئتِ راسخہ کا نام ہے جس سے تمام افعال بلا تکلّف اور بلا تامّل صادر ہوں۔ اگر یہ افعال عقلاً و شرعاً عمدہ اور قابلِ تعریف ہوں تو اس ہیئت کو خلقِ نیک اور اگر بُرے اور قابلِ مذمت ہوں تو اس ہیئت کو خلقِ بد کہتے ہیں"

امام غزالی ہی کا قول ہے :

"حسنِ خلق اس کا نام ہے کہ وہ تمام بُری عادتیں ترک کر دی جائیں جن کی تفصیل شرع میں بیان کی گئی ہے، اور ان سے ایسا ہی پرہیز کیا جائے جیسا کہ عام نجاستوں سے کیا جاتا ہے اور ان کے مقابلے میں تمام اچھی عادتوں کو اس طرح اپنا لیا جائے کہ طبیعت ان کی طرف یک گونہ کشش اور شوق محسوس کرنے لگے اور تمام بُری عادتوں سے متنفر ہو کر نیک عادتوں کو ترجیح دینے میں خوشی اور تسکین پائے۔"

گویا امام غزالیؒ کے نزدیک نفس کو شریعتِ اسلامیہ کے قالب میں ڈھالنا اور انبیاءؑ، وصدیقین، شہداء، صوفیاء اور دوسرے علماء اسلام کے نقشِ قدم کی طرف نفس کو مائل و راغب کرنے کا نام اخلاق ہے۔

علامہ ابنِ قیمؒ نے اخلاق اور حصولِ سعادت پر قرآن کی روشنی میں جو تبصرہ فرمایا ہے وہ بھی لائقِ مطالعہ ہے۔ فرماتے ہیں:

"دینِ اسلام خلق کا ہی دوسرا نام ہے، اور تصوّف کی حقیقت خلق کے علاوہ کچھ اور نہیں۔ جو شخص جس قدر اخلاقِ حسنہ کا مالک ہے اسی قدر دین اور تصوف میں بھی بلند ہے۔"

علامہ ابنِ قیمؒ کا یہ قول غالباً اس ارشادِ نبویؐ کی طرف اشارہ ہے جسے امام غزالیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی "اے اللہ کے رسول، (صلی اللہ علیہ وسلم) دین کیا ہے"؟ آپؐ نے فرمایا "حسنِ خلق"۔ پھر وہ دائیں طرف سے حاضر ہؤا، اور کہا "یا رسول اللہ دین کیا ہے"؟ آپؐ نے فرمایا: "حسنِ خلق" پھر وہ بائیں طرف سے آیا اور پوچھا "دین کیا ہے"؟ آپؐ نے فرمایا "حسنِ خلق"!

حضرت نواسؓ بن سمعان کے استفسار پر کہ "نیکی اور گناہ کیا ہے"؟ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا، نیکی حسنِ خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور اس امر کو بُرا سمجھے کہ لوگ اس سے واقف ہو جائیں"۔

ان تمام توضیحات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ لفظ خلق انتہائی وسعتوں کا حامل ہے۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں خلق، مقدرِ حیات سے آگاہ ہو کر زندگی کو سلیقے اور قرینے سے بسر کرنے کا نام ہے اور تمام شعبہ ہائے حیات کو محیط! ـــ اسلام میں اخلاق کی قدر و

قیمت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنِ حکیم نے امتِ مسلمہ کی اخلاقی تربیت یا تزکیہ نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض منصبی میں سے ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے اور اسے مومنوں پر احسانِ عظیم جتلایا ہے، ارشادِ ربانی ہے:

"لقد منّ اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین!"

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک رسولؐ انہی میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر میری آیات پڑھتا ہے، ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ جب کہ اس سے قبل وہ صریح گمراہی میں بتلا تھے!"

سورہ جمعہ میں بھی اس مضمون کو دہرایا گیا ہے اور سورۃ البقرہ میں بھی!

خود رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصود یہ بیان فرمایا ہے کہ:

"بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاِخْلَاقِ"

"مجھے حسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے"

گویا انبیائے کرامؑ کی بعثت کا مقصودِ اوّلین یہ ہے کہ وہ لوگوں کا تزکیہ نفوس اور اخلاقی تربیت کریں تاکہ ان کا آئینہ قلب شفاف ہو جائے —— یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی انسانی معاشرہ اس وقت تک صالح اور صحت مند معاشرہ نہیں بن سکتا جب تک ان کے افراد صالح نہ ہوں۔ افراد کی اخلاقی تربیت اور کردار سازی معاشرے کی تعمیر کے لیے سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآنِ حکیم نے اخلاقی تربیت کے لیے اخلاق کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کو راہنمائے اصول سے منور نہ کیا گیا ہو۔ قرآنِ حکیم نے ان تمام محاسنِ اخلاق کے نام لے لے کر تلقین کی ہے جو ایک صالح کردار کی تشکیل میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ مثلاً فضیلتِ علم۔ کسبِ حلال، جد وجہد، صبر، شکر، توکل، اخلاص، صدق، عفو، قناعت، احسان، ایثار، عدل، جرأت، نصیحت، حیا، امانت، امید، اولوالعزمی، ثابت قدمی، شرافت، سعی و کوشش، پابندی وقت، صحت و صفائی، گفتار و رفتار میں نرمی اور تواضع۔ یہ وہ فضائلِ اخلاق ہیں جو انسانی کردار کی بطریق احسن تعمیر کرتے ہیں۔ قرآنِ حکیم

نے انفرادی نیکی ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اجتماعی کردار کی تعمیر پر بھی زور دیا ہے۔ یہ اجتماعی کردار ہی ہے جو قوموں کے عروج وزوال اور معاشرے کی تعمیر یا فساد کا باعث بنتا ہے۔ انسانی زندگی پر غور کیا جائے تو وہ مختلف ادوار میں منقسم نظر آتی ہے۔ انسان جب شعور حاصل کرتا ہے تو پہلا دائرہ عائلی زندگی کا ہے۔ قرآنِ حکیم نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، بیوی سے حسنِ معاشرت، اولاد کی تربیت نیز رشتہ داروں، ملازموں، پڑوسیوں، مسافروں، یتیموں اور مسکینوں میں سے ہر ایک کا نام لے کر ان سے حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی ہے، عائلی زندگی کے بعد انسانی زندگی کا دائرہ جب اور وسیع ہوتا ہے تو مجلس اور معاشرتی زندگی کے مسائل پیش آتے ہیں۔ قرآنِ حکیم نے آدابِ ملاقات، آدابِ مجلس، آدابِ گفتگو، کھانے پینے کے آداب، تجارت کے آداب سکھائے ہیں۔ نیز دوستی، باہمی شیریں کلامی، انکساری، ایفائے عہد، مشورہ، رازداری، تعاون اور اصلاح بین الناس جیسے اخلاقِ فاضلہ اپنانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ان کے اپنانے سے ہی ایک صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

اس کے بعد قومی اور ملی تقاضے درپیش ہوتے ہیں۔ قرآنِ حکیم نے عدل وانصاف، شہادت وگواہی، اتحاد واتفاق، امن وسلامتی، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، جہاد وغیرہ ان تمام امور میں امتِ مسلمہ کی توجہ فضائلِ اخلاق سے آراستہ ہونے کی طرف مبذول کرائی ہے۔ انسانی زندگی کا دائرہ اس وقت اور بھی وسیع ہو جاتا ہے جب بین الاقوامی زندگی کے تقاضے ملحوظ ہوں چنانچہ قرآنِ حکیم عہد ومیثاق کی پابندی، قانونِ صلح وجنگ، بنیادی انسانی حقوق کی حفاظت، غیر مسلموں سے مذہبی رواداری، دوسروں کے قابلِ احترام لوگوں کو گالی نہ دینا، غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت، ان کے جان ومال وآبرو کی حفاظت اور احترام بلکہ پوری انسانیت کا احترام بھی سکھاتا ہے۔

قرآنِ حکیم نے جہاں اخلاقی فضائل کی تلقین فرمائی ہے وہاں معاشرے کو فتنہ وفساد سے پاک رکھنے کے لیے پست اخلاق سے دور رہنے کی تاکید بھی کی ہے۔ چنانچہ قرآنِ حکیم نے جھوٹ، افتراء، بہتان، قولِ بے عمل، فضول شعر گوئی، ریاکاری، خوشامد، رشوت، رعونت، تکبر، غصہ، حرص، بخل، اسراف وتبذیر، حسد، بدگوئی، بزدلی، بدکاری، یاسیت، فسق وفجور، گالی گلوچ، استہزاء، فحش وبغی، تعصب، نافرمانی، طغیان وسرکشی، غفلت وفرض ناشناسی، ہوائے نفس کی

پیروی، جیسے رذائلِ اخلاق کی واضح طور پر نشاندہی کی ہے جو انسانی فلاح وسعادت کو ذلت وادبار کے گہرے غار میں دفن کر دیتے ہیں۔

المختصر قرآنِ حکیم نے فرد کی انفرادی زندگی سے لے کر بین الاقوامی زندگی تک اور دنیوی زندگی سے لے کر اخروی زندگی تک کے امور میں امتِ مسلمہ کو اخلاقِ فاضلہ سے آراستہ کرنے کے لیے کامل اور جامع رہنمائی فرمائی ہے۔ قرآنِ حکیم کے بیان کردہ اخلاق کی تعلیم صرف نظری نہ تھی۔ رسول کریم ﷺ نے ان اخلاقِ فاضلہ پر بطریقِ احسن عمل کر کے دکھایا جو پوری نوعِ انسانیت کے لیے آج نمونہ عمل ہے۔ آپؐ نے زندگی کے ہر ہر گوشے میں رہنما زرّیں اصول عطا فرمائے لیکن آپؐ کی ذاتِ عالی کا جوہر سب سے نمایاں اور درخشاں نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے نہ صرف اخلاق کی تعلیم دی بلکہ اس کا نمونہ بھی پیش کیا۔ صلح نامہ حدیبیہ کے موقع پر "محمد رسول اللہ" کے بجائے "محمد بن عبداللہ" لکھے جانے پر راضی ہو جانا، اپنے چچا امیر حمزہؓ کے قاتل وحشی کو معاف کر دینا، سفاکی کی بدترین مثال پیش کرنے والی ہندہ کو عفو و درگزر سے نوازنا، اپنے جانی دشمن ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو نادم سر جھکائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے پر ان سے کمال شفقت سے پیش آنا، مشرکین کی سنگ باری سے زخمی ہونے پر بددعاء کے بجائے "خدایا میری قوم کو بخش دے کہ وہ جانتے نہیں" کے الفاظ سے ان کے حق میں دعاء کرنا، جنگ میں بوڑھوں، عورتوں اور بچوں سے نیک سلوک کی تلقین کرنا، سایہ دار اور پھل دار درختوں کے ضائع کرنے سے روکنا، بیوگان، یتامیٰ اور مساکین کا خیال رکھنا، مزدوروں کی مزدوری ان کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرنے کی تاکید فرمانا، غلاموں کو بندِ غلامی سے آزاد کرانے کی رغبت دلانا، "الخلق عیال اللہ" کہہ کر پوری مخلوقِ خدا کے ساتھ بلا تفریقِ مذہب و ملت نیکی اور بھلائی سے پیش آنے کی تاکید کرنا وہ روشن مثالیں ہیں جن سے انسانی تاریخ کے صفحات تابناک ہیں۔

احباب میرا موجودہ پتہ نوٹ فرمالیں۔ تبادلہ کی صورت میں دوبارہ مطلع کر دیا جائے گا۔

قاری شیر زمان مدرس گورنمنٹ ہائی سکول
معرفت ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کشمیر میڈیکل سٹور
ڈڈیال شہر ضلع میر پور آزاد کشمیر والسلام!